عمامہ

احادیث رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال اور عمل سلف صالحین کی سیرت کی روشنی میں

شیخ الحدیث مولانا فضل الرحمن اعظمی

مدرسہ عربیہ اسلامیہ آزادول - جنوبی افریقہ

موصوف نے اس موضوع پر بہترین تحقیق کی ہے۔ افادہ عام کیلئے شائع کیا جارہا ہے۔ ہماری طرف سے محققین حضرات کی حوصلہ افزائی کیلئے اوراق المباحث حاضر خدمت ہیں۔ (ادارہ)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم ﷺ کی ہر ہر ادا ایک سچے اور شیدائی امتی کیلئے نہ صرف قابل اتباع بلکہ مر مٹنے کے قابل ہے خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو یا روزمرہ کی عادات، نشست و برخاست، رفتار و گفتار، طعام و لباس وغیرہ سے، اسلئے محبت رسول ﷺ سے آشنا امتی کو ہر وقت ان چیزوں کی تلاش میں رہنا چاہئے اور حتی الوسع کوشش کرنی چاہئے کہ ان کو اپنی زندگی میں داخل کرے اور جن چیزوں پر عمل مشکل ہو ان کو بھی اچھی اور محبت بھری نگاہ سے دیکھے اور عمل نہ کرنے پر ندامت اور افسوس محسوس کرے۔

اس سلسلہ میں یہ جان لینا چاہئے کہ نبی اکرم ﷺ کی سنتیں دو قسموں پر مانی گئی ہیں (۱) سنن ھدی (۲) سنن زوائد علامہ شامیؒ نے ان دونوں کی تشریح اس طرح کی ہے سنن ھدی: وہ سنتیں ہیں جن پر نبی اکرم ﷺ یا آپ کے بعد خلفاء راشدین نے مواظبت فرمائی ہو اور یہ مکملات دین سے ہوتی ہیں اور قریب الواجب۔ اسلئے انکا تارک گمراہ تصور کیا جاتا ہے اور ان کا ترک اسائت و کراہت قرار پاتا ہے۔ جیسے اذان، اقامت، جماعت کی نماز۔

سنن زوائد: وہ سنتیں ہیں جن پر حضرت نبی کریم ﷺ نے اتنی مواظبت فرمائی ہو کہ وہ عادت بن گئی ہوں، شاذ و نادر کبھی چھوڑا ہو، لیکن مکملات دین اور شعائر دین سے نہیں۔ اسلئے اس کے ترک کو اسائت و کراہت نہیں کہا جاتا۔ مثلاً حضور ﷺ کا طریقہ لباس، قیام اور قعود میں اور قراءت و رکوع و سجود کو طویل کرنا۔ اور ایک چیز نفل ہے یہ فرض و واجب اور سنت کی دونوں قسموں کے سوا ہے۔ اسی میں مستحب و مندوب بھی داخل ہیں۔ اس کے پسندیدہ ہونے کی کوئی عام یا خاص دلیل ہوگی لیکن اس پر آنحضرت ﷺ نے مواظبت نہیں فرمائی ہوگی۔ اسلئے ان کا درجہ سنن زوائد سے کم ہے۔ ہاں کبھی اس کا اطلاق عام معنی میں ہوتا ہے یعنی فرض و واجب سے زائد، اس وقت اس میں سنن زوائد، اور مؤکد سنتیں بھی داخل ہوتی ہیں جیسے فقہ میں کہتے ہیں باب الوتر والنوافل اس میں سنن مؤکدہ بھی ذکر کرتے ہیں (رد المختار ج1 ص70)

علامہ شامیؒ نے اس تحقیق کو ذکر کر کے لکھا ہے کہ یہ تحقیق کسی اور کتاب میں تم کو نہیں ملے گی دیکھئے شامی وضوء کی سنتوں کا بیان۔

اس سے معلوم ہوا کہ لباس وغیرہ میں بھی حضور ﷺ کا اتباع سنت ہے اور اس میں بہت خیر و برکت ہے اگرچہ اس کو ترک کرنے سے گمراہی یا کراہت لازم نہیں آتی۔

(تنبیہ) یہ حکم لباس سے متعلق ان امور کیلئے ہے جن کے بارے میں امر و نہی نہیں وارد ہوئی ہے ورنہ مثلاً ٹخنہ سے نیچے کرتہ پائجامہ، لنگی کا لٹکانا مکروہ ہے اسلئے کہ اس کی ممانعت آئی ہے۔ ریشمی کپڑا مرد کیلئے پہننا ناجائز ہے۔ تفاخر کا لباس بھی منع ہے اس طرح ستر عورت واجب ہے ایسا لباس پہننا جس سے شرمگاہ نہ چھپے، جائز نہیں۔ یا ایسا تنگ لباس پہننا کہ شرمگاہ کی ہیئت نمایاں ہو، مکروہ ہے وغیرذالک

عمامہ:

عمامہ کے بارے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے شمائل ترمذی کی شرح خصائل نبوی میں لکھا ہے کہ "عمامہ کا باندھنا سنت مستمرہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے عمامہ باندھنے کا حکم بھی نقل کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ عمامہ باندھا کرو اس سے حلم میں بڑھ جاؤ گے۔ (فتح الباری)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے پوچھا کہ کیا عمامہ باندھنا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا، ہاں سنت ہے۔ (عینی)

ایک حدیث میں آیا ہے عمامہ باندھا کرو، عمامہ اسلام کا نشان ہے اور مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والا ہے۔ (عینی، خصائل نبوی 68 باب العمامۃ بلفظہ)

عمامہ سے متعلق احادیث:

عمامہ سے متعلق بہت سے احادیث وارد ہوئی ہیں کچھ صحیح، کچھ ضعیف، کچھ موضوع۔ علامہ عبدالرؤف منادی مصری متوفی 1003ھ شرح شمائل ترمذی میں لکھتے ہیں عمامہ سنت ہے خاص طور سے نماز کیلئے، اور تجمل کے ارادہ سے۔ اسلئے کہ اس میں بہت سی احادیث ہیں اور بہت سی جو بہت ضعیف ہیں ان کا ضعف کثرت طرق سے دفع ہو جاتا ہے اور اکثر کو موضوع سمجھنا تساہل ہے۔ (ہامش جمع الوسائل شرح الشمائل 176)

عمامہ سے متعلق مرفوع احادیث:

1 ...... حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ (بخاری ص 33 ج 1)

2 ...... حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے وضوء فرمایا اور سر کے اگلے حصہ پر نیز عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔ (مسلم شریف 134)

3 ...... حضرت حریثؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو آپ کے سر کے اوپر کالا عمامہ تھا (مسلم 439 ج 1، ابن ابی شیبہ ص 233 ج 8) دوسری روایت میں ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ پر کالا عمامہ دیکھا (شمائل ترمذی 8، ابن ماجہ 256)

4 ...... حضرت جابرؓ سے بھی مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ (کے سر) پر کالا عمامہ تھا۔(مسلم ج1 ص439، ترمذی ج1 ص304 وقال ہذا حدیث حسن صحیح، ابن ماجہ 256)

5 ...... حضرت ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور ﷺ داخل ہوئے تو آپ پر کالا عمامہ تھا۔(ابن ماجہ 256، ابن ابی شیبہ 237 ج8)

فائدہ: ان سب روایات سے آپ ﷺ کا کالا عمامہ باندھنا ثابت ہوا۔ یہ تمام روایات بالکل صحیح ہیں۔

6 ...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (مرض وفات میں) خطبہ دیا تو آپ ﷺ پر کالا عمامہ تھا (شمائل ترمذی ص8 باب عمامۃ النبی ﷺ) روایت میں عصابہ وسماء کا لفظ ہے اور عصابہ ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو لپیٹی جائے اور عمامہ بھی لپیٹا جاتا ہے اسلئے اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ دوسرا ترجمہ اس کا یہ ہوگا چکنی پٹی۔ یعنی سر مبارک پر آپ پٹی (شاید درد سر کی وجہ سے) باندھے ہوئے تھے جو (شاید تیل لگنے کی وجہ سے) چکنی تھی۔

7 ...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے، عمامہ یا کرتا یا چادر۔ پھر فرماتے اے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے یہ مجھے پہنے کو دیا۔ میں اس کا خیر مانگتا ہوں اور اس کے خیر کو جس کیلئے بنایا گیا اور اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے شر سے جس کیلئے بنایا گیا۔(ترمذی ص306 اور اس کو حسن بتایا۔ نیز مستدرک ص192 ج14 اور حاکم نے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح بتایا۔ اور ذھبی نے بھی اس سے موافقت کی)

صرف عمامہ پر مسح کرنا اکثر ائمہ کے یہاں جائز نہیں، اس سے وضوء نہیں ہوگا۔ ہاں سر کے چوتھائی حصہ پر مسح کرنے کے بعد عمامہ پر مسح کرنے سے فرض اداء ہو جائیگا۔ اور وضوء صحیح ہو جائیگا۔ حدیث نمبر 2 سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ واللہ اعلم

8 ...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضوء کرتے دیکھا آپ پر قطری عمامہ تھا۔ آپ نے عمامہ کے نیچے اپنا ہاتھ داخل فرمایا اور سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا۔ اور عمامہ کو نہیں کھولا (ابوداؤد 19) شاید قطر کی منسوب ہے۔

قطری: یہ ایک قسم کی موٹی کھردری چادر ہوتی تھی جس میں سرخی ہوتی تھی (اس روایت سے سرخ رنگ کے عمامہ کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔(بذل المجھود شرح ابوداؤد ص88 ج2)

9 ...... ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت بلالؓ سے آنحضرت ﷺ کے وضوء کے متعلق پوچھ رہے تھے تو انہوں نے بتایا کہ حضور ﷺ اپنی ضرورت کیلئے جاتے تو میں پانی حاضر کرتا۔ حضور ﷺ وضوء فرماتے۔ عمامہ اور آنکھوں کے کنارے پھیرتے۔(ابوداؤد ص12) بعض نسخوں کے لحاظ سے یہ حدیث بھی معتبر ہے۔ دیکھئے بذل المجھود ص93 ج1)

ان تمام روایات سے حضرت نبی کریم ﷺ کا عمامہ باندھنا معلوم ہوتا ہے۔

10 ...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، محرم کرتا، عمامہ، پائجامہ اور ٹوپی (ایک خاص قسم کی جس کو

برنس کہتے ہیں) نہیں پہن سکتا۔(بخاری ص 209،ص 824 ج2)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں لوگ یہ کپڑے پہنتے تھے اس میں عمامہ بھی مذکور ہے۔ دیگر بہت سے روایات آ رہی ہیں جن سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ٹوپی اور عمامہ کا پہننا ثابت ہوتا ہے۔

عمامہ میں شملہ لٹکانا:

عمامہ باندھنے میں یہ طریقہ بہتر ہے کہ شملہ لٹکایا جائے یعنی اس کے نیچے یا اوپر والے کنارے کو یا دونوں کو لٹکایا جائے۔اور لٹکانے میں بہتر صورت یہ ہے کہ پیچھے لٹکایا جائے۔ زیادہ تر معتبر روایات میں یہی صورت آئی ہے۔شملہ نہ لٹکانے کو بھی بعض علماء نے جائز بتایا ہے۔(جمع الوسائل ص 168)

11 ...... حضرت حریثؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ممبر پر دیکھا آپ پر کالا عمامہ تھا اس کے دونوں کناروں کو آپ ﷺ نے اپنے دونوں شانوں کے درمیان (یعنی پیچھے) لٹکایا تھا(مسلم 44، مصنف ابن ابی شیبہ 239 ج8، سنن ابن ماجہ 256، سنن ابوداؤد 563)

12 ...... عطاء بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا۔ایک نوجوان نے ان سے عمامہ کے شملہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں اس کو جانتا ہوں تم کو صحیح بتاؤں گا۔فرمایا میں حضور ﷺ کی مسجد میں تھا حضرت ﷺ کے ساتھ یہ صحابہؓ بھی تھے ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ،علیؓ،ابن مسعودؓ،حذیفہؓ،ابن عوفؓ،ابوسعید خدریؓ۔وہ کل دس ہوئے۔ایک انصاری نوجوان آیا حضور ﷺ کو سلام کر کے بیٹھ گیا حضور ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے (کچھ نصیحت فرمائی) پھر عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو حکم فرمایا کہ ایک دستہ جانے والا ہے اس کیلئے تم تیار ہو جاؤ۔صبح کو عبدالرحمٰن بن عوفؓ تیار ہو کر آ گئے۔کالے رنگ کا سوتی عمامہ باندھے ہوئے تھے حضور ﷺ نے ان کو اپنے قریب کیا،ان کا عمامہ کھولا اور سفید رنگ کا عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل یا اس کے قریب لٹکایا اور فرمایا: ابن عوف اس طرح عمامہ باندھا کرو۔یہ واضح اور بہتر ہے(یا یہ مطلب کہ یہ عربی اور بہتر ہے) پھر حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ جھنڈا عبدالرحمٰن بن عوف کو دیدو۔الحدیث (مستدرک حاکم ص 540 ج4) حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری و مسلم میں نہیں آئی ہے لیکن اس کی سند صحیح ہے۔ذھبی نے بھی اس سے موافقت کی۔علامہ ہیثمیؒ نے فرمایا کہ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور اس کی سند حسن ہے(مجمع الزوائد 123 ج5)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ خندق کے دن میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ حضرت دحیہ کلبیؓ کے شکل کے ہیں۔ایک سواری پر سوار اور حضور ﷺ سے چپکے چپکے باتیں کر رہے ہیں ان کے سر پر عمامہ ہے اور اس کا کنارہ لٹکایا ہوا ہے۔میں نے حضور ﷺ سے پوچھا تو فرمایا کہ وہ جبریلؑ تھے۔مجھ کو حکم دیا کہ میں بنی قریظہ کی طرف نکلوں (مستدرک حاکم 193 ج4) حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔ذھبی نے بھی کہا کہ صحیح ہے)۔

14 ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ ایک آدمی ترکی گھوڑے پر سوار حضور ﷺ کے پاس آیا۔ سر پر عمامہ تھا۔ دونوں شانوں کے درمیان اس کا کنارہ لٹکا رکھا تھا۔ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا تو فرمایا تم نے ان کو دیکھ لیا وہ جبریلؑ تھے۔ (ایضا)

15 ...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکاتے تھے نافعؒ (ابن عمرؓ کے شاگرد) فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ عبیداللہؒ (اس حدیث کے ایک راوی) فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم اور سالم کو دیکھا کہ یہ دونوں بھی ایسا کرتے تھے۔ (ترمذی 304 ج 1) ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

صاحب تحفۃ الاحوذی فرماتے ہیں کہ ترمذی نے اس پر صحت یا حسن کا کوئی حکم نہیں لگایا۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث عمرو بن حریث جو مسلم میں آتی ہے اس کی تائید کرتی ہے از دیگر حدیثیں بھی۔ (تحفۃ الاحوذی ص 50) مشکوۃ میں ہے کہ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے (ص 374) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مشکوۃ کے پاس ترمذی کا جو نسخہ تھا اس میں غریب کے ساتھ حسن بھی تھا۔ عرب کے چھپے ہوئے بعض نسخوں میں ہم نے بھی لفظ حسن دیکھا ہے۔

16 ...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو عمامہ باندھا اور چار انگل لٹکایا اور فرمایا کہ جب میں آسمان پر گیا تھا تو اکثر فرشتوں کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا تھا (طبرانی نے اس کو نقل کیا، ان کے اسناد ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد ص 123 ج 5)

17 ...... حضرت ابوموسی اشعریؓ سے مروی ہے کہ حضرت جبریلؑ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے تو ان پر کالا عمامہ تھا اور اس کے کناروں کو پیچھے لٹکایا تھا (اس کو طبرانی نے نقل کیا اس میں عبیداللہ بن تمام ایک راوی ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد 123 ج 5)

18 ...... حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامہ کو آگے اور پیچھے لٹکاتے (طبرانی نے اس کو معجم اوسط میں روایت کیا، اس میں حجاج راوی ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد 123 ج 5)

19 ...... ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی کو والی بنا کر بھیجتے تو اس کو عمامہ باندھتے اور دائیں جانب کان کی طرف عمامہ لٹکاتے (یہ طبرانی کی روایت ہے اس میں جمیع نامی کی ایک راوی ضعیف ہیں۔ مجمع الزوائد 123 ج 5)

20 ...... ابوعبدالسلام کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ حضور ﷺ کس طرح عمامہ باندھتے تھے تو فرمایا کہ عمامہ کے پیچ کو اپنے سر پر لپیٹتے تھے اور پیچھے اس کو داخل کر دیتے تھے اور دونوں شانوں کے درمیان اس کو لٹکاتے تھے (طبرانی نے اوسط میں اس کو روایت کیا اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں سوائے ابوعبدالسلام کے لیکن وہ بھی ثقہ ہیں۔ مجمع الزوائد 123)

21 ...... عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ کو عمامہ باندھا تو آگے اور پیچھے لٹکایا (ابوداؤد 564) اس میں ایک راوی مجہول ہے)

22 ...... حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم عمامہ باندھا کرو اسلئے کہ وہ فرشتوں کی علامت ہے اور پیچھے اس کو لٹکایا کرو (بیہقی نے شعب الایمان میں اس کو روایت کیا۔ مشکوٰۃ 377)

23 ...... حضرت ابن عمرؓ سے بھی یہ حدیث مروی ہے (طبرانی نے اس کو روایت کیا اس میں ایک روای بقول دارقطنی مجہول ہے۔ مجمع الزوائد 123 ج5)

24 ...... حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہ حدیث مروی ہے یہ بھی ضعیف ہے۔ (مقاصد حسنہ 466)

25 ...... ایک صاحب حضرت ابن عباسؓ کے پاس آئے اور پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن؟ (یہ ابن عمر کی کنیت ہے) کیا عمامہ سنت ہے؟ فرمایا ہاں آنحضرت ﷺ نے ابن عوفؓ سے فرمایا کہ جاؤ اپنے کپڑے اپنے اوپر لٹکالو اور اپنا ہتھیار پہن لو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ پھر حضور ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے ان کے کپڑے کو لے کر عمامہ باندھا تو آگے اور پیچھے لٹکایا۔ (عمدۃ القاری 307 ،کتاب الجہاد لابن ابی عاصم)

26 ...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو سوتی کالا عمامہ باندھا اور آگے اتنا سا باقی رکھا (عمدۃ القاری 307 ج21 عن ابن ابی شیبہ) شاید اتنا سا کہتے ہوئے انگلی سے کچھ اشارہ کیا ہوگا جو روایت میں مذکور نہیں۔ آئندہ روایت اس کو واضح کر رہی ہے۔

27 ...... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ابن عوف کو کالا سوتی عمامہ باندھا اور پیچھے چار انگل کے بقدر لٹکایا اور فرمایا کہ اس طرح باندھا کرو۔ (عمدۃ القاری 307 ج12)

ان دونوں روایتوں میں آگے اور پیچھے کا جو اختلاف ہے اس کو تعدد واقعہ پر محمول کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی نمبر 12 پر ابن عوفؓ کا واقعہ گزرا۔ اس میں اور ان میں عمامہ کے رنگ کے بارے میں جو اختلاف ہے اس کا بھی یہی جواب ہے۔

28 ...... حضرت عبداللہ بن بشرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خیبر کے موقع پر حضرت علیؓ کو بھیجا تو کالا عمامہ باندھا اور پیچھے اور بائیں مونڈھے کی طرف لٹکایا (عمدۃ القاری 307 ج12)۔

عبدالاعلی بن عدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو غدیر خم کے موقع پر بلا کر عمامہ باندھا تو عمامہ کا شملہ پیچھے کی طرف لٹکایا، پھر فرمایا کہ اس طرح عمامہ باندھا کرو اسلئے کہ یہ عمامہ اسلام کی نشانی اور مسلمانوں اور مشرکین کی درمیان فرق کرنے والی چیز ہے۔ (عمدۃ القاری 308، معرفۃ الصحابہ لابی نعیم)

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازیؒ کہتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے بخارا میں ایک آدمی کو دیکھا جو خچر پر سوار تھے اور کالا عمامہ پہنے ہوئے تھے، کہہ رہے تھے کہ یہ عمامہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پہنایا ہے (ترمذی شریف 169 ج2، تحفۃ الاحوذی 206 ج4) ان صحابی کا نام عبداللہ بن حازم تھا جو امیر خراسان ہوئے)

عمامہ کی مقدار:

ملا علی قاریؒ جمع الوسائل شرح شمائل ترمذی میں لکھتے ہیں کہ شیخ جزری نے صحیح مصابیح میں لکھا ہے کہ میں نے کتابوں کو تلاش کیا، سیرت وتاریخ کی کتابیں بھی دیکھیں کہ کہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کے عمامہ کی مقدار مل جائے لیکن مجھے کچھ نہیں ملا، تا اینکہ مجھے ایک ایسا شخص ملا جس پر مجھے اعتماد ہے۔ اس نے بتایا کہ امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس دو عمامے تھے ایک چھوٹا، دوسرا بڑا۔ چھوٹے کی مقدار سات ذراع اور بڑے کی مقدار بارہ ذراع تھی۔ (جزری کی بات ختم ہوئی)

ملا علی قاریؒ آگے لکھتے ہیں کہ المدخل کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا عمامہ سات ذراع کا تھا۔ چھوٹے بڑے کی کوئی تفصیل نہیں (جمع الوسائل 168)

ملا علی قاریؒ نے مرقات میں بھی یہی بات لکھی ہے کہ جزری کا مذکورہ قول علامہ عبد الرؤف منادی نے بھی شرح شمائل میں ذکر کیا ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے الحاوی فی الفتاوی میں فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کی عمامہ شریف کی مقدار کسی روایت سے ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی 49)

مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ جو یہ دعوی کرتا ہے کہ حضور ﷺ کے عمامہ کی مقدار اتنی اور اتنی تھی اس کو کسی دلیل صحیح سے ثابت کرنا چاہئے۔ صرف دعوی کرنے سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ (تحفۃ الاحوذی 49 ج 3)

حضرت شیخ زکریاؒ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی عمامہ کی مقدار مشہور روایات میں نہیں ہے۔ طبرانی کی ایک روایت میں سات ذراع آئی ہے۔ بیجوری نے ابن حجرؒ سے اس کا بے اصل ہونا نقل کیا ہے۔ (خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی 67)

علامہ عبد الرؤف منادی نے ابن حجر ھیثمیؒ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں ''جان لو کہ حضور ﷺ کے عمامہ کی طول وعرض کے بارے میں جبکہ بعض حفاظ نے فرمایا کوئی بات محقق نہیں۔ باقی طبرانی میں اس کے طول کے بارے میں جو آیا ہے کہ وہ سات ذراع تھا اور کسی اور نے حضرت عائشہؓ سے جو نقل کیا کہ سات ذراع لمبا اور ایک ذراع چوڑا تھا اور یہ کہ سفر میں سفید اور حضر میں کالا اونی تھا اور بعض نے اس کے برعکس کہا اور یہ کہ اس کا شملہ سفر میں اس کے سوا کا ہوتا تھا اور حضر میں اس کا عمامہ کا ہوتا ہے، یہ سب بے اصل ہیں (اس کا کوئی ثبوت نہیں) (شرح منادی لشمائل مع جمع الوسائل 170)

ان نقول سے معلوم ہوا کہ فن کے ان ماہرین اور محققین کو عمامہ کی مقدار کے بارے میں کوئی قابل اعتبار روایت نہیں مل سکی۔ اسلئے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ اس سلسلہ میں کوئی تحدید نہیں جس کو لوگ عمامہ سمجھیں اس سے یہ سنت اداء ہو جائیگی۔ واللہ اعلم

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب دیوبندیؒ لکھتے ہیں تولیہ، اور رومال، ٹوپی پر باندھنا مکروہ نہیں۔ یعنی عمامہ کے طور پر باندھنا بلکہ اطلاق عمامہ کا اس پر ہوگا اور باندھنے والا مستحق ثواب ہوگا۔ اس میں تحدید شرعی نہیں (فتاوی دار العلوم مکمل 159)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی تقریروں میں عمامہ سے متعلق یہ ارشادات موجود ہیں خذوا زینتکم عند کل مسجد۔

ذیل میں فرماتے ہیں کہ زینت یہ چاہتا ہے کہ آدمی جب مسجد میں آئے تو اچھی سے اچھی حالت میں ہو چنانچہ حدیث وفقہ نے اس کو بیان کیا ہے۔حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کا عمامہ نماز میں سات ذراع کا تھا۔اور فقہ میں ہے تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے ان میں سے ایک عمامہ بھی ہے (فیض الباری ص 8 ج 2)

نیز فرماتے ہیں شیخ شمس الدین جزریؒ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے عمامہ کی مقدار کی تتبع کیا تو شیخ محی الدین نووی کے کلام سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا عمامہ تین طرح کا تھا۔ایک تین ہاتھ کا۔دوسرا سات ہاتھ کا۔تیسرا بارہ ہاتھ کا۔یہ ہاتھ آدھا گز کا ہوتا ہے۔تیسرا عمامہ عیدین کیلئے تھا۔(فیض الباری ص 375 ج 4)

تقریر ترمذی میں فرماتے ہیں حضور ﷺ کا عمامہ اکثر اوقات میں تین شرعی ذراع کا تھا۔پانچوں نمازوں کیلئے سات ذراع کا تھا اور جمعہ وعیدین میں بارہ ذراع کا تھا۔(العرف الشذی مع الترمذی ص 304)

تنبیہ: علامہ کشمیریؒ کی ان تقریروں میں تین ذراع کا جو ذکر ہے، ہم کو کسی اور کتاب میں دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔شیخ جزریؒ کا کلام ملا علی قاریؒ اور عبدالرؤف مناوی کے کتابوں سے گزرا۔اس میں صرف سات اور بارہ کا ذکر ہے، تین کا نہیں۔اسی طرح پانچوں نمازوں اور عیدین وغیرہ کی تفصیل بھی کسی اور کتاب میں نظر سے نہیں گزری۔واللہ اعلم

اور عمامہ کی مقدار جب تک حدیث شریف کی کسی کتاب میں نہ مل جائے، متعین نہیں کی جاسکتی۔حضرت کشمیریؒ کا یہ فرمانا کہ حدیث میں ہے "سات ذراع کا تھا" تو سوال یہ ہے کہ کس حدیث میں؟ ائمہ فن کا کلام آپ نے دیکھا ان کو کوئی معتبر حدیث شریف ایسی نہیں مل سکی، اسلئے حضرت کشمیریؒ کا یہ کلام محل نظر ہے۔ہاں فقہ میں ضرور ہے۔چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلی میں مذکور ہے کہ نماز تین کپڑوں میں مستحب ہے ان میں ایک عمامہ بھی ہے (کبیری ص 214) اسلئے عمامہ کا استحباب تسلیم ہے لیکن اس کی کوئی مقدار معلوم نہیں۔واللہ اعلم

عمامہ اور نماز:

علامہ کشمیریؒ کے کلام سے معلوم ہوا کہ عمامہ کے ساتھ نماز مستحب ہے لیکن ترک مستحب سے کراہت لازم نہیں آتی۔فرماتے ہیں عمامہ کا ترک میرے نزدیک مکروہ نہیں۔اور کراہت کی تصریح صرف فتاوی .... کے مصنف نے کی ہے یہ سندھ کے عالم ہیں مجھے ان کا مرتبہ معلوم نہیں۔میرے نزدیک محقق یہ ہے کہ ان شہروں میں کراہت ہے جہاں اس کو شیء محترم سمجھا جاتا ہو، جہاں اس کی عادت نہیں اور جہاں اس کا بڑا اہتمام نہیں وہاں کراہت نہیں۔(فیض الباری 2/8) اسی طرح کی بات علامہ عبدالحلیم لکھنویؒ نے بھی فرمائی ہے (نفع المفتی والسائل 70)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا، بلا عمامہ امامت کرنا درست بلا کراہیت ہے، اگرچہ عمامہ پاس رکھا ہو۔البتہ عمامہ سے ثواب زیادہ ہوتا ہے (فتاوی رشیدیہ 326)

اور عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے پڑھانے پر بہت اصرار بھی ٹھیک نہیں، اس کو واجب کے درجہ میں نہ سمجھا جائے۔ہاں مستحب کے درجہ

میں مانتے ہوئے ترغیب دی جائیگی۔علماء نے یہی لکھا ہے (کتب فتاوی)

عمامہ کو ٹوپی پر باندھنا:

28 ...... حضرت رکانہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے کشتی لڑی تو حضور ﷺ نے ان کو پچھاڑ دیا، ان حضرت رکانہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا فرمار ہے تھے کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔(ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی سند درست نہیں اور ہم ابوالحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو نہیں پہچانتے۔ترمذی 803ج1)

29 ...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ٹوپی پہنتے تھے، عمامہ کے نیچے اور بغیر عمامہ کے بھی اور عمامہ باندھتے تھے بغیر ٹوپی کے اور یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور وہ سفید (درمیان میں روئی وغیرہ کچھ رکھ کر) سلی ہوئی تھی اور لڑائی میں کان والی ٹوپی پہنتے تھے اور کبھی ٹوپی نکال کر اپنے سامنے سترہ کے طور پر رکھ لیتے اور نماز پڑھتے۔اور آپ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ اپنے ہتھیار اور جانور اور سامان کا نام رکھ لیتے تھے (اس کو.............................. اپنی مسند میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا اور یہ ضعیف روایت ہے۔(الجامع الصغیر مع فیض القدیر للمناوی ص 247 ج5)

علامہ مناویؒ فرماتے ہیں کہ روایت میں یہ جو مذکور ہے کہ آپ ﷺ ٹوپی کے بغیر عمامہ پہنتے تھے تو ظاہر یہ ہے کہ ایسا آپ ﷺ گھر میں کرتے تھے۔جب باہر نکلتے تھے تو ظاہر یہ ہے کہ بغیر عمامہ کے نہیں نکلتے تھے (فیض القدیر 5/247)

مناویؒ کے اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں حضرت محمد ﷺ باہر ہمیشہ عمامہ پہنتے تھے، حافظ عراقی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں کہ ٹوپی کے بارے میں سب سے عمدہ اسناد وہ ہے جو ابوالشیخ نے ذکر کی ہے جس میں حضرت عائشہؓ کا یہ بیان ہے کہ حضور ﷺ سفر میں کان والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں پتلی کی ہوئی یعنی شامی۔اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھنا مستحب اور مندوب ہے۔(فیض القدیر 246)

عراقی اور مناوی کے کلام سے معلوم ہوا کہ ان کے خیال میں عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھنا بہتر ہے۔اس طرح کا مضمون ملا علی قاریؒ وغیرہ کی عبارت سے بھی نکلتا ہے جو انہوں نے ترمذی کی حضرت رکانہؓ والی مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھی ہے، بلکہ ملا علی قاریؒ اور مناوی دونوں نے شمائل ترمذی کی شرح میں ابن الجوزی سے بعض علماء کا یہ قول بھی نقل کردیا ہے کہ صرف ٹوپی پہننا مشرکین کی ہیئت ہے (شرح شمائل 168 ,1/165) تحفۃ الاحوذی میں ابن الجوزی کے بجائے جزری لکھا ہے۔(3/49)

لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت رکانہ کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرکین بغیر ٹوپی کے باندھتے ہیں۔یہ ہمارے اور ان کے درمیان فرق ہے اس سے صرف ٹوپی کی مشرکین کی ہیئت ہونا لازم نہیں آتا۔نیز وہ حدیث ضعیف ہے۔علاوہ بریں حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں صرف ٹوپی پہننا مذکور ہے گو وہ بھی ضعیف ہے، اسلئے یہ کہنا مناسب ہوگا تمام صورتیں جائز ہیں، عمامہ بغیر ٹوپی کے اور ٹوپی بغیر عمامہ کے۔لیکن ٹوپی پر عمامہ باندھنا سب سے افضل ہے، اسلئے کہ عمامہ باندھنا رسول اکرم ﷺ کا، اسی

طرح صحابہ کرامؓ کا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ واللہ اعلم

مناوی شرح شمائل میں شرح زیلعی سے نقل کرتے ہیں کہ سر سے لپٹی ہوئی ٹوپی اور بلند روئی وغیرہ ڈال کر سلی ہوئی ٹوپی۔ یا اسکے علاوہ کوئی اور ٹوپی عمامہ کے نیچے یا بغیر عمامہ کے پہننے میں کوئی حرج نہیں اسلئے کہ یہ سب مصطفیٰ ﷺ سے منقول ہیں۔ اور اس سے بعض حضرات نے بعض علاقوں کے اس رواج کی تائید کی ہے۔

صحابہ کرامؓ و سلف صالحینؒ اور عمامہ :-

(1) بخاری شریف میں ایک یہودی، ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا قصہ تفصیل سے مذکور ہے اس کو بیان کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عتیکؓ فرماتے ہیں کہ میں چاندنی رات میں گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے عمامہ سے اس پر پٹی کی طرح باندھ لیا۔ اور چل دیا۔ (بخاری شریف 2/577)

اس سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عتیکؓ جب اس مہم پر روانہ ہوئے تو عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ یہ حضور ﷺ کے زمانہ کا واقعہ ہے اور حضور ﷺ ہی نے ان کو ایک جماعت کے ساتھ بھیجا تھا۔

(2) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ ان کے کپڑوں میں ہوا کرتے تھے اور ان میں بعض اپنے ٹوپی اور عمامہ پر سجدہ کیا کرتے تھے (اس کو عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔ امام بخاری نے بھی تعلیقاً اس کو ذکر کیا ہے۔ فتح الباری 2/493)

(3) بخاری شریف کی ایک لمبی روایت میں مذکور ہے، جعفر بن امیہ ضمریؒ فرماتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن عدیؒ کے ساتھ نکلا، وحشیؓ کے پاس پہنچا اور عبیداللہ اپنے عمامہ کو اس طرح لپٹے ہوئے تھے کہ وحشیؓ ان کے آنکھوں اور پاؤں کے سوا کسی چیز کو نہیں دیکھ رہے تھے۔ (بخاری 2/583)

یہ عبیداللہ صحابی ہیں، آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے کما ذکرہ ابن حبان (اصابہ لابن حجر 5/75) اس روایت سے معلوم ہوا کہ عبیداللہ پورے جسم پر کپڑے پہنے ہوئے تھے اور عمامہ میں اپنے چہرہ کو چھپا رکھا تھا۔

(4) ابو عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ ایک عمامہ خریدا جس میں نقش و نگار تھا پھر قینچی منگوائی اور اس کو کاٹا۔ (ابن ماجہ 256)

مصنف ابن ابی شیبہ کی آٹھویں جلد میں بہت سے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے عمامہ کا تذکرہ ہے۔ متعدد لوگوں کے بیانات متعدد صحابہ اور تابعینؒ کے بارے میں مذکور ہیں مختصراً وہ یوں ہیں:

(5) راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ پر کالا عمامہ دیکھا۔ اس کے کنارہ کو پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔ (ابن ابی شیبہ 234 ج 8)

(6) دوسری روایت میں ہے کہ کالا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کو آگے اور پیچھے لٹکائے ہوئے تھے۔(ایضا 235 ج 8)

(7) ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے دن حضرت علیؓ پر کالا عمامہ تھا۔(ایضا 234 ج 8)

(8) حضرت انسؓ پر کالا عمامہ تھا۔بغیر ٹوپی کے پیچھے تقریباً ایک ذراع لٹکائے ہوئے تھے۔(ایضا 235 ج 8)

(9) حضرت عمارؓ پر کالا عمامہ تھا۔(ایضا (ایضا 241 ج 8)

(10) حضرت عبدالرحمٰنؓ پر کالا عمامہ تھا۔(ایضا 234 ج 8)

(11) حضرت ابوالدرداء پر کالا عمامہ تھا۔(ایضا 241 ج 8)

(12) نافعؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ عمامہ باندھتے اور دونوں شانوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔عبیداللہ بن عمرؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ (حضرت نافعؒ وغیرہ) نے ہم کو بتایا کہ صحابہ کرامؓ کو انہوں نے دیکھا کہ عمامہ باندھتے اور شانوں کے درمیان لٹکاتے۔(ایضا 240 ج 8) اس مضمون کا کچھ حصہ حدیث نمبر 14 میں بھی گزرا ہے۔

(13) عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کر عمامہ باندھے ہوئے ہیں اور اس کو آگے اور پیچھے لٹکائے ہوئے ہیں۔اور میں نہیں کہہ سکتا کہ ان دونوں میں کون زیادہ طویل تھا۔(ایضا 240 ج 8)

(14) حضرت ابن الزبیرؓ کو دیکھا کہ عمامہ کے دونوں کناروں کو اپنے آگے لٹکائے ہوئے تھے۔(ایضا 234 ج 8)

(15) سلیمان بن ابی عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اوّلین کو پایا کہ سوتی عمامہ باندھتے تھے، کالے، سفید، سرخ، ہرے اور زرد رنگ کے ان میں سے ایک عمامہ کو سر پر رکھتا، پھر ٹوپی رکھتا، پھر عمامہ کو اس طرح یعنی اس کے بیچ پر لپیٹتا۔ٹھوڑی کے نیچے سے اس کو نکالتا نہیں تھا۔(ایضا 241 ج 8)

(16) حضرت زید بن ثابتؓ پر لنگی، چادر اور عمامہ کو دیکھا گیا۔(ایضا)

(17) حضرت اسامہؓ عمامہ باندھتے تو اس صورت کو مکروہ سمجھتے تھے کہ داڑھی اور حلق کے نیچے اس کو کریں۔(ایضا)

(18) حضرت واثلہؓ پر کالا عمامہ تھا۔(ایضا 237 ج 8)

(19) حضرت ابونضرہؒ پر بھی اپنی گردن کے نیچے اس کو لٹکائے ہوئے تھے۔(ایضا 8/24)

(20) حضرت حسین بن علیؓ پر بھی کالا عمامہ تھا۔(ایضا 237 ج 8)

محمد بن الحنفیہؒ، اسودؒ اور حسن بصریؒ پر بھی کالا عمامہ دیکھنا۔نیز شعبیؒ اور سعید بن جبیرؒ پر سفید عمامہ ہونا بھی ابن ابی شیبہ میں مذکور ہے(8/236 - 8/240)

قاضی شریحؒ اور سالم وقاسمؒ کا پیچھے کا پیچھے عمامہ کا لٹکانا بھی مذکور ہے۔(8/240)

حضرت شریحؒ ایک پیچ کے ساتھ عمامہ باندھتے تھے۔(ایضا 241) واللہ اعلم بالصواب